135098-اگر کسی نے بیوی کو طلاق دی پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی تو کیا وہ پہلے کے پاس تین طلاق کے بعد واپس آئیگی

سوال

ایک شخص نے بیوی کو ایک طلاق دے دی اور عدت گزرنے کے بعد اس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اور کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہی پھر اس نے اس عورت کو طلاق دے دی اب پہلے خاوند نے اسے اپنی عصمت میں واپس لانا چاہا... تو کیا اس کے لیے تین طلاق نئے سرے سے باقی ہونگی یا کہ دو طلاق باقی ہونگی کیونکہ اس نے پہلے ایک طلاق دے دی تھی ؟

پسندیدہ جواب

جب کسی شخص نے بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں اور اس کی عدت گزر گئی اور اس عورت سے کسی دوسرے شخص نے شادی کر لی اور پھر اسے طلاق دے دی اور پھر پہلے خاوند نے اس عورت سے شادی کر لی تو اس کے لیے اتنی ہی طلاق ہونگی جو باقی رہتی ہیں، اگر تو اس نے اسے ایک طلاق دے دی تھی تو اس کے لیے دو طلاقیں باقی ہیں، اور اگر اس نے دو طلاقیں دی تھیں تو پھر ایک طلاق باقی رہے گی.

زاد المستقنع میں ہے :

"اور جس نے اس سے کم طلاق دی جس کا وہ مالک تھا اور پھر اس سے رجوع کر لیا، یا پھر شادی کر لی تو وہ باقی ماندہ طلاق سے زیادہ کا مالک نہیں رہیگا، اس عورت سے دوسرے خاوند نے وطئ کی ہو یا نہ کی ہو" انتہی

قولہ : جس کا وہ مالک ہے اس سے کم"

یعنی تین طلاق سے کم طلاقیں، اس لیے اگر اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور پھر اس عورت نے کسی دوسرے خاوند سے شادی کر لی تو وہ خاوند فوت ہو گیا، یا پھر اس نے اسے طلاق دے دی اور اس سے پہلے خاوند نے شادی کر لی تو باجماع علماء اس کی تین طلاقیں واپس آ جائیں گی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں :

پہلی صورت :

بیوی کو طلاق دے دی اور پھر بیوی سے رجوع کر لیا، تو اس صورت میں اس کے لیے وہی طلاق ہونگی جو باقی بچی ہیں.

دوسری صورت :

بیوی کو طلاق دے دی اور اس کی عدت گزر گئی پھر اس سے نیا نکاح کر لیا، تو اس صورت میں اتنی طلاق کا مالک ہو گا جو باقی بچی ہیں.

تیسری صورت :

بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کی عدت گزر گئی، پھر اس نے کسی اور شخص سے شادی کر لی پھر دوسرے خاوند نے بھی اسے اپنے سے علیحدہ کر دیا اور پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کر لیا تو اس صورت میں خاوند کو اتنی طلاق کا ہی حق حاصل ہے جو باقی بچی ہیں.

اور مؤلف کے قول : "دون ما یملک" یعنی جس کا مالک ہے اس سے کم کا مفہوم یہ ہے کہ :

اگر اس نے اتنی طلاق دے دیں جن کا وہ مالک تھا یعنی آزاد کے لیے تین طلاق اور غلام کے لیے دو طلاق تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے، اور جب وہ اس سے دوسرے خاوند کے بعد دوبارہ شادی کرے تو پھر طلاق نئے سرے سے ہونگی اور اسے تین طلاق دینے کا حق حاصل ہوگا.

گویا کہ اس نے اس عورت سے اب شادی کی ہے؛ یہ اس لیے کہ اس مسئلہ میں دوسرے خاوند کا اس عورت سے نکاح کرنے میں تاثیر ہے، اور وہ یہ کہ اس نے پہلے خاوند کے لیے اسے حلال کر دیا ہے، اور اگر یہ نکاح نہ ہوتا تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوتی، اس لیے جب اسے تاثیر حاصل ہوئی اور جب پہلے خاوند نے اپنا حق پورا کر لیا تھا تو پھر نئے سرے سے طلاق واپس آ جائیگی.

اور یہ نہیں کہا جائیگا کہ : جب اس کی طرف واپس چلی گئی تو اسے صرف ایک طلاق دینے کا حق حاصل ہے پھر وہ بائن ہو جائیگی؛ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں : دوسرے خاوند نے پہلے کے لیے جو کچھ تھا اسے گرا دیا ہے، اسی لیے اس کے لیے مباح ہوئی ہے، حالانکہ یہ اس کے لیے حلال نہ تھی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ : پہلے مسئلہ میں جب عورت نے شادی کی تو دوسرا خاوند طلاق کو ختم کر دیگا، حتی کہ اگر تین طلاق سے بھی کم ہو، لیکن صحیح وہی ہے جو مؤلف کا کہنا ہے؛ کیونکہ اگر پہلے خاوند نے تین طلاق نہیں دی تو دوسرے خاوند کا نکاح اثر انداز نہیں؛ کیونکہ وہ عورت تو پہلے خاوند کے لیے حلال تھی چاہے وہ شادی کرتی یا نہ کرتی" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (196/13).

اور یہ قول کہ : وہ عورت پہلے خاوند کے عقد میں انہی طلاق میں واپس جائیگی جو طلاق باقی بچی ہے اس قول کو ابن قدامہ نے اکابر صحابہ کرام عمر اور ابی اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کی طرف منسوب کیا ہے، اور زید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھی مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن اور مالک اور ثوری اور ابن ابی لیلی اور شافعی اور اسحاق اور ابو عبیدہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر کا بھی یہی قول ہے.

اور دوسری قول ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء اور نخعی اور شریح اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا قول ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (389/7).

واللہ اعلم.